REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

روزنامہ الفضل ربوہ

بجز جمعہ (شنبہ)

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

یکم محرم ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۵ احسان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۵ جون ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۴ جون بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۸ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مخلصین جماعت حضرت صاحب کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

چند دن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز غالباً گرمی کی شدت اور بیماری کے لمبا ہو جانے کی وجہ سے کچھ زیادہ کمزوری محسوس فرماتے ہیں۔ مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ حضور کی صحت کے لئے صبر اور عزم کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں اور اس معاملہ میں ہرگز سست نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی جگہ صراحت اور وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ دعاؤں کے زمانہ کے لمبا ہو جانے سے ہرگز کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ حضور فرمایا کرتے تھے کہ مومنوں کی دعاؤں کا زمانہ جتنا زیادہ لمبا ہوتا ہے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں جتنی دیر لگتی ہے اتنی ہی وہ خدا کی رحمت کو زیادہ کھینچتی ہے۔ کیونکہ ہمارا آسمانی آقا اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ میرا بندہ کسی صورت میں بھی مایوس ہو کر تھکتا نہیں بلکہ ہر حال میں میری رحمت کا امیدوار بنتا ہے اور میرے دامن کو نہیں چھوڑتا اس لئے دیر سے قبول ہونے والی دعاؤں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکثر صورتوں میں موجب رحمت و برکت قرار دیا ہے۔

بعض بزرگوں نے اپنے بعض مقاصد کے لئے بیس بیس تیس تیس سال دعائیں کی ہیں اور نہ تھکے اور نہ مایوس ہوئے، اور آخر اپنے گوہر مقصود کو پا لیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام سات سال (بلکہ بعض روایتوں کے مطابق سترہ سال) خطرناک بیماریوں میں مبتلا رہے مگر صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔

علاوہ ازیں اگر کوئی دعا قبول نہ ہو (کیونکہ خدا بہرحال آقا اور مالک ہے اور ہم سب اس کے عاجز بندے اور مملوک ہیں) تو اس صورت میں بھی بہرحال سچے مومنوں کی دعا ضائع نہیں جاتی بلکہ وہ عبادت کا رنگ اختیار کر کے اجر عظیم کا موجب بنتی ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ دعاؤں میں ہرگز سست نہ ہوں بلکہ صابر بندوں کی طرح خدا کے دامن سے چمٹے رہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی اڑتالیس سالہ خلافت کے عظیم الشان کارناموں کو یاد کر کے خدا کی رحمت کے طالب ہوں اور اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کو اکناف عالم میں دن رات بلند کرنے میں لگے رہیں۔ حتیٰ کہ وہ وقت آجائے کہ:-

پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

دنیا نے کس راستباز کو اس کے وقت میں شناخت کیا۔ قرآن تو یہی کہتا ہے کہ ہر صادق انسان کو ہنسی اور انکار کا نشانہ بنایا گیا ہے لیکن اپنے وقت پر وہ دن بھی انشاء اللہ ضرور آئے گا جو مسیح محمدی نے فرمایا ہے کہ:-

امروز قوم من نشناسد مقام من ؛ روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

دنیا کی تاریخ جب اسلام کے دور ثانی کے نقوش کو نمایاں کرے گی تو انشاء اللہ ان نقوش میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ ثانی کی تصویر شاندار ہو کر ابھرے گی وذالک تقدیر العزیز الحکیم۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۶/۲/۶۲

دعائے صحت کا شکریہ

— از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب —

۲۷ مئی کے الفضل میں خاکسار کی ناسازیٔ طبع اور کمزوری طبع کی اطلاع درج کرتے ہوئے الفضل نے تحریک دعائے صحت کی تھی۔ اس تحریک کی وجہ سے بہت سے احباب نے عاجز کے لئے دعا کی اور بعض نے عیادت نامے لکھے ہیں جو دلی دعائے صحت کا ثبوت ہیں۔ الحمد للہ میری اعصابی کمزوری جو بڑھتی جا رہی تھی رک گئی ہے مگر صحت مندانہ حالت تاحال واپس نہیں ہوئی۔ اس لئے مزید دعا کے لئے درخواست ہے۔

درخواست دعا

مبلغ مبین مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور آج کل لنڈن میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں یوم تحریک جدید کی تقریب پر جلسہ

ربوہ ۴ جون۔ کل یوم تحریک جدید کی تقریب پر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ایک جلسہ زیر صدارت محترم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال منعقد ہوا جس میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے تقاریر فرمائیں اور مختلف پہلوؤں سے تحریک جدید کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا گیا۔ جس میں حضور نے تحریک جدید کی اہمیت واضح فرمائی تھی۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مفصل روئداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائیگی)

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب لاہور

لاہور ۳ جون بوقت ۹ بجے شب (بذریعہ فون)

کل اور آج محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ ٹمپریچر بھی نارمل رہا۔ کل ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب سرجن کو بھی دکھایا گیا تھا۔ ان کی رائے میں خطرہ کا مرحلہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے گزر گیا ہے۔ اب چند دن احتیاط کی ضرورت ہے۔

آج ڈاکٹر میلز کو بھی دکھایا گیا کل بھی انہیں دکھانا ہے تاکہ صحت کا مکمل "چیک اپ" ہو جائے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جون ۶۲ء

اسلام اور دانشور

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف الفاظ میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون

یعنی ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن کریم) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی جو اس امر میں غور کرے گا اس کو معلوم ہو جائے گا کہ جب الٰہی تعلیم نئی نئی ہوتی ہے تو وہ لوگ جو اس وقت اس کو اختیار کرتے ہیں سب سے زیادہ اس پر عامل ہوتے ہیں اور اس کے جو تقاضے ہوتے ہیں وہ انکی فعالیت سے تکمیل پاتے ہیں لیکن جوں جوں بعد کی آنے والی نسلیں اس تعلیم سے دور ہوتی جاتی ہیں اور اصل منبع سے ہٹتا جاتا ہے تعلیم میں خرابیاں ہوتی جاتی ہیں اور لوگ اپنے اپنے ذوق اور ماحول کے مطابق تاویلیں کر لیتے ہیں یہاں تک کہ ہوتے ہوتے اصل تعلیم کو ہی چھوڑ نہیں دیتے بلکہ اکثر اوقات اس تعلیم کے بالکل متضاد اصول اختیار کر لیتے ہیں۔ حقیقی تعلیم اور اس کا آغاز کرنیوالا افسانوی حیثیت اختیار کر لیتا ہے اور حقیقت کی بجائے خود تراشیدہ بت بن کر رہ جاتے ہیں۔

یہ ایک ایسی فطری حقیقت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی اقوام میں خاصکر بنی اسرائیل میں تواتر کے ساتھ انبیاء علیہم السلام مبعوث کئے تاکہ وہ تورات پر ایمان تازہ کرتے رہیں اور تورات کی تعلیم پر اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے عمل کر کے دکھاتے رہیں۔

ہم نے شروع میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدۂ حفاظت کا ذکر کیا ہے یہ وعدہ ہی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ اگر حقیقی تعلیم میں خرابیاں نہ پیدا ہو سکتیں اور ان کو زیرِ عمل لانے میں اختلاف بلکہ تضاد پیدا ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو ایسا وعدہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ تعلیم میں خرابیاں دو طریق سے پیدا ہوتی ہیں اول یہ کہ اصل تعلیم میں تحریف و تبدل لفظی کر دیا جاتا ہے جیسا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کے سوا باقی تمام سماوی کہلانے والی کتب میں ہوا ہے ان کے ماننے والوں نے نہ صرف معنوی تاویل میں تبدیلیاں کی ہیں بلکہ الفاظ میں بھی کی ہیں اور ان کو اپنے خود ساختہ عقاید کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ دوسری خرابی معنی اور تاویل سے کی جاتی ہے لوگ الفاظ کو اپنے من مانے معنی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے جو حفاظت ذکر کا وعدہ کیا ہے وہ ان دونوں قسم کی خرابیوں پر حاوی ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے مادی سامان کر دیئے ہیں کہ قرآن کریم میں لفظی تحریف ناممکن ہو گئی ہے چنانچہ ان ذرائع میں سے ایک حفظ قرآن کا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم کی عبارت ایسی ہے کہ ایک شخص چند ہی مہینوں میں صحیح تربیت کے ساتھ سارا قرآن مجید حفظ کر سکتا ہے اور شروع سے لے کر آج تک ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں حفاظ اسلام میں پیدا ہو چکے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ قرآن مجید کا ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی تبدیل نہیں ہونے پایا بلکہ زیر زبر بھی تبدیل نہیں کی جا سکی پھر حفاظ کے علاوہ کتابت اور پھر پریس کی ایجاد نے تو قیامت تک لفظی تحریف سے قرآن مجید کو محفوظ کر دیا۔

یہ تو مادی حفاظت کا حال ہے اس سے بھی بڑھ کر نازک صورتِ حال معنوی تحریف کی ہے اس کے بندوبست بھی ضروری تھا ورنہ ظاہر حفاظت کا کوئی فائدہ نہ ہوتا چنانچہ ایسی حفاظت کا ذکر حدیث مجددین میں وضاحت سے کیا گیا ہے یعنی ان اللہ یبعث لھذا الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ (ابو داؤد جلد دوم ص ۲۴۱)

یہ حدیث نص کے مطابق ہے اس لئے اس میں وہی لوگ شبہ کر سکتے ہیں جو احادیث کو نہیں مانتے۔

اس الٰہی وعدۂ حفاظت سے جو بات کھلے طور پر مستنبط ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ باوجود قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کے ساز و سامان کے امت محمدیہ میں خرابیاں پیدا ہوں گی اس کی تائید تاریخ اسلام سے بھی ہوتی ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری احادیث سے بھی ہوتی ہے آپ کی احادیث سے نہ صرف معمولی خرابیوں کی اطلاع ملتی ہے جو مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں پیدا ہوتی رہیں گی بلکہ ایک ایسے آخری زمانہ کی بھی اطلاع ملتی ہے جب یہ حالت ہو جائے گی کہ

لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ و لا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

ذیل میں ہم ایک قدرے طویل عبارت ایک ہفت روزہ کے تازہ اداریہ سے نقل کرتے ہیں:

"یہ بات محتاج نظر کے ہر اختلاف سے بالا ہے کہ مسلمانوں میں ایک انحطاط پذیر قوم کی ساری خرابیاں موجود ہیں بسا اوقات یہ آثار ابھر کر نمایاں ہونے لگتے ہیں جیسے ہم نے کسی مٹ جانیوالی قوم کی ساری علامتیں قبول کر لی ہیں۔ اپنے ہی ملک کو لیجئے اپنا محاسبہ کیجئے اور اپنے نفسوں کو ٹٹولئے آپ تسلیم کریں گے کہ ساری قوم جیسے مبتلائے نفس بک و دوس ہے اس قوم کا مرض مشترک ہے، آثار مختلف ہیں حیرت ہوتی ہے کہ یہ قوم ابھی تک قدرت کی گرفت سے محفوظ کیوں ہے! ہماری یہ بات شاید بعض لوگوں کو اچنبا معلوم ہو لیکن واقعہ یہ ہے کہ اگر ہم عذاب الٰہی سے محفوظ ہیں تو اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک، ہمارے شہروں اور ہمارے قصبوں میں ایسے نیک لوگ خال خال زندہ یا دفن ہیں جن کا روحانی ہاتھ ہماری نبضوں کو ڈوبنے سے بچا رہا ہے ہم سب اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن ہم کتنے ہیں جو اسلام کے پابند ہیں اگر مسلمانوں کے اس انحطاط اور زوال کی تاریخ مرتب کی جائے تو اس میں سب سے زیادہ جس گروہ کا ہاتھ نظر آئے گا وہ ہمارے مفتی ہوں گے علما ہوں گے ملا ہوں گے ذاکر ہوں گے مجتہد ہوں گے محدث ہوں گے صوفی ہوں گے یا پھر خدا کے چند مخلصین کو چھوڑ کر پیرانِ عظام جو قُم باذن اللہ کہنے کی خوبی سے محروم ہو کر مجاوروں کی صف میں ممتاز و نمایاں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارا اونچا طبقہ جنہیں ارباب حل و عقد بھی کہتے ہیں دین سے عاری ہے اور ہمارا دیندار طبقہ جو منبر و محراب کا وارث ہے علم سے خالی ہے رہ گئے عوام تو واقعی کالانعام ہیں پہلے سامان اسلام کی حفاظت کیا کرتے تھے اب اسلام مسلمانوں کی حفاظت کر رہا ہے ہم جتنے مسلمان ہیں سب اسلام سے شیفتگی کا اظہار کرتے ہیں ہر کوئی اسلامی سلطنت اسلامی نظام اور اسلامی فکر کے نفاذ کا داعی نظر آئیگا مگر انہی لوگوں سے جب آپ ان کی اپنی زندگی میں اسلام کے نفوذ کا مطالبہ کریں گے تو شاید آپ اپنے ورث بھی حاصل نہ کر پائیں جتنے ورث سجدہ پھیرنے کے بعد مسلم بن عقیل کے حصے میں آئے تھے۔

ہم نے اپنی اس بات کو کبھی مخفی نہیں رکھا کہ قومیں عام سیاستدانوں، عام جرنیلوں یا عام رہنماؤں کی جدوجہد سے زندہ نہیں رہتیں، بلکہ قومیں دانشوروں فلسفیوں، عابدوں، عالموں، زاہدوں، شاعروں ادیبوں اور مفکروں سے نشو و نما پاتی ہیں جہاں جرنیل کی تلوار ختم ہوتی وہاں سے دانشوروں کی فکر کا آغاز ہوتا ہے جس مقام پر سیاست دانوں کی نظر دم توڑ دیتی ہے اس مقام سے عابد کی نگاہ کونین کی شناسا ہو کر سامنے آتی ہے۔ ادیب کا قلم وہاں سے اپنے مظاہر حسن کی نمائش کرتا ہے جہاں رہنماؤں کے خالی نعرے بنجر ہو جاتے ہیں مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہماری دنیا جیسے عابدوں، عالموں، زاہدوں، ادیبوں، دانشوروں سے خالی ہو چکی ہے اور اگر کوئی تاداں تاداں نظر آ رہا ہے تو وہ بھی شعلۂ مستعجل ہے یا چراغ سحری۔ امیر مال مست ہیں، صوفی قال مست، غریب زوال مست، حکمران اقبال مست، شاعر خد و خال مست اور عابد وصال مست، فی الجملہ ساری قوم اپنے ہی گمٹ پر کھڑی ہے۔

ان حالات میں اگر کوئی یہ سوال کرتا ہے کہ مسلمانوں کے سدھار کی کوئی صورت ہے تو ہم خود اس کا جواب دینے سے قاصر ہوتے ہیں کیونکہ خس و خاشاک کے انبار سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

مرا چہ حاصلے کشتِ خرابے

(باقی)

ہے بحرِ حیات بے کرانہ

دے ساقیا! بادۂ شبانہ
ہم لوگ ہیں غازۂ زمانہ

امروز نہ دوش ہے نہ فردا
ہے نغمۂ عشق جاودانہ

ہم زیست کا تازہ حادثہ ہیں
ماضی کا نہیں کہن فسانہ

ساحل ہیں بھنور بھنور ہیں ساحل
ہے بحرِ حیات بے کرانہ

ہر موڑ پہ گا رہا ہے تنویرؔ
اک زمزمۂ مسیحانہ

بلی گراہم کے دورۂ افریقہ کے بعد سے افریقیوں پر یہ اثر ہے

کہ

اسلام ایک زبردست روحانی قوت ہے،

وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر عیسائیت میں روحانی قوت موجود ہوتی تو بلی گراہم ضرور مقابلہ پر آتا

مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے لیکچر کا خلاصہ

ربوہ ـــــ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۲ء کو نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر ایک بہت پُر از معلومات اور پُر اثر تقریر فرمائی تھی۔ اس کا مختصر تذکرہ ۲۲ مئی ۱۹۶۲ء کے الفضل میں آچکا ہے۔ ذیل میں اس کا کسی قدر مفصل خلاصہ ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

ابتداءً مشرقی افریقہ میں احمدیت کیسے پہونچی

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے تقریر کے آغاز میں اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ابتداءً مشرقی افریقہ میں احمدیت کس طرح پہونچی فرمایا مشرقی افریقہ میں احمدیت سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کے ذریعہ پہونچی۔ میری تحقیق کے مطابق حضور علیہ السلام کے دو درجن کے قریب صحابہؓ ملازمتوں یا کاروبار کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں مشرقی افریقہ پہونچے اسلام کے ان فدائیوں نے اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ وہاں لٹریچر کی تقسیم اور زبانی تبلیغ کے ذریعہ نہایت درجہ خلوص اور محنت و کاوش کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ان بزرگ اصحاب مسیح پاکؑ کی ہی ابتدائی مساعی اور دعاؤں کے طفیل بعد میں ہم مبلغین کو کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور بفضلہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ ہم ان دعاؤں کی قبولیت کے خوشکن آثار مشاہدہ کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے:

احمدیہ مشن کا قیام اور تبلیغی مساعی

ازاں بعد آپ نے مشرقی افریقہ میں باقاعدہ احمدیہ مشن کے قیام کی تاریخ بیان فرمائی اور اس ضمن میں بتایا کہ ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ نیروبی (جو اس وقت تمام تر ہندوستانی مسلمانوں پر ہی مشتمل تھی) کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو مشرقی افریقہ بھجوایا۔ اور اس طرح وہاں منظم طور پر تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع ہوا۔ شدید قسم کے مقابلے اور متواتر مخالفت کے باوجود آپ وہاں دس سال تک اکیلے کام کرتے رہے۔ اس تمام عرصہ کا بیشتر حصہ مخالفانہ کارروائیوں کے مقابلوں، پبلک لیکچروں، بحث و تمحیص اور مناظروں وغیرہ میں گزرا۔ نیز آپ نے تبلیغ کے حلقے کو وسیع کرنے اور اسے زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے نہ صرف سواحیلی زبان سیکھی۔ بلکہ اس میں دسترس اور مہارت حاصل کی۔ کہ آپ اس زبان میں تقریر و تحریر کے ذریعہ اپنے مافی الضمیر کو بہت خوبی اور عمدگی کے ساتھ ادا کرنے کے قابل ہو گئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقی باشندوں کے اسلام قبول کرنے اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس سے قبل ایک بھی افریقی باشندہ جماعت میں شامل نہ تھا۔ دن بدن تبلیغ کے راستے کھلتے چلے گئے اور مختلف مقامات پر جماعتیں قائم ہونے لگیں۔ اسی عرصہ میں "میانیزے یا مونگو" یعنی "مجلّت البشریٰ" کے نام سے سواحیلی میں ایک اسلامی اخبار جاری ہوا۔ اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآرا تصنیف "کشتیٔ نوح" کا سواحیلی ترجمہ تیار کر کے شائع کیا اور اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت عمل میں آئی۔

دس سال کے بعد مرکز سے مزید مبلغین پہنچنے شروع ہوئے اور بیک وقت مشرقی افریقہ کے تمام علاقوں میں منظم طور پر تبلیغ اسلام ہونے لگی۔ نہایت شاندار مساجد اور مشن ہاؤسز کا قیام عمل میں آیا۔ نیز آپ نے سالہا سال کی محنت کے بعد قرآن مجید کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا۔ اور اسے نہایت اعلیٰ پیمانے پر طبع کرا کر سارے مشرقی افریقہ میں پھیلایا جسے وہاں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی اور تمام علمی طبقوں نے اسے ایک زبردست خدمت قرار دے کر اس خدمت کو بہت سراہا۔ اور اخبارات میں اس پر بہت شاندار تبصرے شائع ہوئے۔

خوشکن نتائج

۱۹۳۴ء سے لے کر آج تک کی تبلیغی جدوجہد کا اجمالاً ذکر کرنے کے بعد آپ نے اس کے خوشکن نتائج پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا جہاں ۱۹۳۴ء سے قبل کوئی ایک افریقی باشندہ بھی احمدی نہ تھا آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مشرقی افریقہ کے طول و عرض میں متعدد ایسے مقامات ہیں جہاں افریقن احمدی پائے جاتے ہیں اور وہاں منظم جماعتیں قائم ہیں۔ پہلے وہاں احمدیوں کی کوئی حیثیت نہ تھی وہاں انہیں ادنیٰ حیثیت کا شہری شمار کیا جاتا تھا۔ ان پر آوازے کسے جاتے تھے۔ ان کا مضحکہ اڑایا جاتا تھا اور بازاروں میں ان پر پتھر برسائے جاتے تھے لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ پہلی سی حالت نہیں ہے اب احمدیوں کو وہاں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں یہ پوزیشن عطا فرمائی ہے کہ وہاں کے افریقن احمدی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور قوم و ملک اور اسلام کی نہایت بے لوث خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ٹانگانیکا میں دو افریقن احمدی ڈویژنل کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ اسی طرح وہاں پارلیمنٹ کے بعض ممبر بھی احمدی ہیں۔ ان میں سے ایک جناب امری عبیدی بھی ہیں جو قبل ازیں دو سال تک ربوہ میں مقیم رہ کر علم دین حاصل کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی لیاقت عطا کرنے کے ساتھ ساتھ دلیر بھی بنایا ہے۔ پچھلے دنوں وہاں اسمبلی میں حقوق شہریت کا بل پیش ہوا جس کے پاس نہ ہونے کی صورت میں وہاں ایشیائی باشندوں کے لئے سخت مشکلات پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اسمبلی میں اس کی شدید مخالفت ہوئی۔ اس موقعہ پر جناب امری عبیدی نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ وہ انہیں ایسی تقریر کرنے کی توفیق دے کہ جس سے ہاؤس کی رائے بدل جائے اور حکومت کی حسب منشا بل پاس ہو جائے تاکہ افریقیوں کے ساتھ ساتھ ایشیائی اور یورپی باشندے بھی مساوی حقوق شہریت کے حقدار قرار پا سکیں۔ چنانچہ امری عبیدی نے بتوفیق الٰہی ایسی زبردست اور معرکۃ الآرا تقریر کی کہ ہاؤس کی رائے یکسر بدل گئی جونہی آپ نے تقریر ختم کی تو وزیر اعظم چل کر آپ کے پاس آئے اور آپ سے بغل گیر ہو کر نہایت مدلل اور کامیاب تقریر پر آپ کو مبارکباد دی۔ اخبارات نے آپ کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہاؤس میں ایسی عمدہ تقریر آج تک نہیں ہوئی۔ یورپین اور ایشیائی باشندوں نے بھی آپ کی تقریر کو بہت سراہا۔ اور بعض کی زبان سے تو یہ فقرہ نکلا کہ

مرکز سے وابستگی

اگر آپ کا گھر "الفضل" سے خالی ہے۔ اور آپ الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ اخبار نہیں منگواتے تو یہ بات آپ کیلئے خوشکن نہیں ہو سکتی۔

ایمان کی تازگی مرکز سلسلہ سے وابستگی اور احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیوں سے واقفیت کے لئے آپ کے گھر الفضل کا آنا ضروری ہے اس نعمت سے اپنا گھر خالی نہ رکھئے۔ (مینجر الفضل)

THIS IS THE PRODUCT OF THE AHMADIYYA MUSLIM MISSION. یعنی یہ احمدیہ مشن کا ہی ایک ثمرہ ہے جناب امری عبیدی نہ صرف ٹانگانیکا پارلیمنٹ کے ممبر ہیں بلکہ آپ کو ایسٹ افریقن اسمبلی کی رکنیت بھی حاصل ہے یہ جناب امری عبیدی ہی تھے جنہوں نے ٹانگانیکا میں عید الاضحیٰ کی تعطیل کا سوال اٹھایا اور انہی کے زور دینے پر یہ فیصلہ بھی ہوا کہ جمعہ کے دن سرکاری دفتروں میں مسلمان ملازمین نو بارہ بجے کے بعد رخصت ہوگی تاکہ مسلمان جمعہ کی نماز ادا کر سکیں ان سب امور میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کو کامیابی حاصل ہوئی اسی طرح کینیا اور یوگنڈا کے افریقن احمدی بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہے ہیں چنانچہ ہمارے احمدی بھائی جناب زکریا کزیٹو جو چند سال پیشتر جلسہ سالانہ پر ربوہ آئے تھے یوگنڈا کے صوبہ BUGANDA کی پارلیمنٹ (LUKIKO) کے ممبر ہیں وہی افریقن جو پہلے احمدیوں پر پتھر برساتے تھے اب کہتے ہیں کہ اگر ہم آج سے پندرہ سال پہلے احمدی ہو جاتے تو ہماری حالت کہیں زیادہ بہتر ہوتی۔

عیسائیت کے ساتھ مقابلہ

دوران تقریر میں مولانا صاحب موصوف نے عیسائیت کے ساتھ زبردست مقابلے اور اس کے بالمقابل اسلام کے کامیاب دفاع پر بھی روشنی ڈالی اس ضمن میں آپ نے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مشرقی افریقہ میں عیسائیت کی طرف سے بڑے خطرناک حملے اسلام اور بانی اسلامؐ کی ذات بابرکات پر ہوتے رہے ہیں وہاں کے سکولوں میں بچوں کو یہ پڑھایا جاتا تھا کہ اسلام جاہلوں کا مذہب ہے فقیروں اور گداگروں کا مذہب ہے اول دن سے ہی بچوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کئے جاتے تھے مجھے خود وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ اسلام کے خلاف ہماری نفرت کا یہ عالم تھا گویا یہ ہماری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے یہ وہاں کا احمدیہ مشن ہی تھا جس نے اس صورت حال کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسلام کی ایسی کامیاب مدافعت کی کہ عیسائیوں کو اپنی روش بدلنے پر مجبور ہونا پڑا اگر مشرقی افریقہ میں اسلام کے دفاع کی تاریخ لکھی جائے تو ہر مورخ کو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اسلام کی مدافعت میں وسیع پیمانے پر لٹریچر شائع کرنے کی سعادت احمدیہ مشن کے ہی حصہ میں آئی۔ عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے ہر زبان میں پمفلٹ شائع کئے گئے اور اس کثرت سے شائع کئے گئے کہ ایک ایک پمفلٹ تیس تیس ہزار میں طبع ہو کر تقسیم ہوا در اسلامؐ کی تائید میں لاکھوں صفحات کا لٹریچر وہاں پھیلایا گیا اسی طرح کرسچین کونسل آف کینیا کے اخبار "راک" اور وہاں کے ایک اور اخبار "رپورٹر" نے اسلام پر شدید حملوں کا سلسلہ شروع کیا یہ احمدیہ مشن ہی تھا جس نے عیسائیوں کی اس مہم کے خلاف آواز اٹھائی اور بالآخر خط و کتابت اور بالمشافہ گفتگو کے بعد اخبار "راک" کو تسلیم کرنا پڑا کہ اس نے اسلام کے خلاف جو کچھ شائع کیا تھا وہ غلط فہمی پر مبنی تھا یہ اسلام کی ایک عظیم الشان فتح تھی کہ کرسچین کونسل آف کینیا کے ترجمان اخبار نے اپنے سابقہ الزامات کی تردید میں خود یہ بات شائع کی کہ اسلام پر عیسائیوں کی طرف سے جو اعتراضات کئے گئے تھے وہ غلط بیانی اور تعصب کی بنا پر کئے گئے تھے احمدیہ مشن کی طرف سے اسلام کے کامیاب دفاع کے نتیجہ میں عیسائیوں کو اب یہ احساس ہو گیا ہے کہ اب ان کے سابقہ حربے کامیاب ثابت نہیں ہو سکتے چنانچہ وہ اب سوچ رہے ہیں کہ اسلام کے خلاف پراپیگنڈے کی کوئی اور لائن اختیار کی جائے

جوموکنیاٹا کو تبلیغِ اسلام

دوران تقریر میں آپ نے مشرقی افریقہ کے نامور ترین لیڈر جوموکنیاٹا کو اسلام کا پیغام پہنچانے کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا جب جوموکنیاٹا ابھی جیل میں ہی تھے تو ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی غرض سے انھیں سواحیلی ترجمہ قرآن مجید کا ایک نسخہ بطور تحفہ بھجوایا گیا ہرچند کہ وہ عیسائی ہیں تاہم انھوں نے بہت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ قرآن مجید کا مطالعہ کیا جب وہ رہا ہوئے تو ملک بھر میں بہت خوشی کا اظہار کیا گیا اور جگہ جگہ انکا استقبال ہوا وہاں کے بعض مسلمانوں نے جو ان سے ملاقات کی اور انھیں ایک انگریزی ترجمۂ قرآن پیش کیا۔ وہ اسے دیکھتے ہی فوراً ساتھ والے کمرے میں گئے اور سواحیلی ترجمۂ قرآن مجید کا وہ نسخہ جو ہم نے انھیں جیل میں بھیجا تھا اٹھا لائے اور ان سے کہا میرے پاس خود سواحیلی ترجمہ موجود ہے اور میں اسے بغور اول سے آخر تک چار مرتبہ پڑھ چکا ہوں، اور میں اس بات کی کوشش میں ہوں کہ وقت نکال کر پانچویں مرتبہ پھر اسے پڑھوں اور اس سے مزید استفادہ کروں اس پر وفد کے ممبران بہت حیران ہوئے اور اس کا وہاں بہت چرچا ہوا مجھے خود وہاں کے مسلمانوں نے کہا کہ جوموکنیاٹا کے دل میں اسلام کا بیج آپ نے ہی ڈالا ہے ان کی رہائی پر میں بھی ان سے ملنے گیا وہ بہت تپاک سے ملے میں نے ان سے کہا اللہ تعالےٰ ایک خاص مقصد کے پیش نظر آپ کو بہت عزت و اکرام کیساتھ جیل سے واپس لایا ہے وہ غرض یہ ہے کہ آپ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اس ملک میں رہنے والے مختلف قوموں اور مختلف نسلوں کے لوگوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں بلکہ غیر قوموں کے ساتھ احسان کے ساتھ پیش آئیں کیونکہ

ان اللہ یحب المحسنین

اللہ تعالےٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ محبت کرتا ہے میں نے اس موقع پر فتح مکہ کا ذکر کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کا واقعہ بھی بیان کیا اور بتایا کہ کس طرح آپ نے

لاتثریب علیکم الیوم

کہہ کر اپنے دشمنوں تک کو معاف کر دیا اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی قوم ترقی کرے اور دنیا میں اس کی عزت بلند ہو تو آپ کو چاہیئے کہ آپ اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں اور ایشیائی اقوام کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں انھوں نے یہ سب باتیں توجہ سے سنیں اور کہا فکر نہ کریں میں نے اپنے دل میں عہد کیا ہے کہ میں زبان سے ایک لفظ بھی ایسا نہیں نکالوں گا جو دوسروں کے لئے کسی تکلیف یا پریشانی کا موجب ہو۔ فی الواقعہ انھوں نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بیانات اور تقریروں میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں کہا جو قابلِ اعتراض ہو

بلی گراھم کو روحانی مقابلے کی دعوت

آپ نے تقریر کے دوران عیسائیت کے کامیاب مقابلے کے ضمن میں اس شہرۂ آفاق چیلنج کا بھی ذکر کیا جو آپ نے امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراھم کو ان کی نیروبی میں آمد پر دیا تھا اور انھیں راہ فرار اختیار کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا تھا آپ نے فرمایا ڈاکٹر بلی گراہم نیروبی پہنچے تو میں نے سوچا انھیں علمی اور تبلیغی مقابلہ کے ساتھ ساتھ دعا کے مقابلے کی بھی دعوت دینی چاہیئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس مقابلہ کا اپنی تصنیف تحفہ شہزادہ ویلز میں ذکر فرمایا ہے۔ میں نے حضور کے ایک ادنےٰ خادم کی حیثیت سے ڈاکٹر بلی گراہم کو چیلنج دیا کہ وہ بعض لاعلاج مریضوں کو قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسیم کرلیں جو مریض ان کے حصہ میں آئیں وہ عیسائیت کے نمائندے کی حیثیت سے اپنے خداوند یسوع مسیح کا واسطہ دے کر ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں اور جو مریض میرے حصہ میں آئیں گے میں اسلام کے نمائندے کی حیثیت سے اپنے حی و قیوم خدا سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کروں گا۔ اس سے ظاہر ہو جائے گا کہ خدا کی تائید و نصرت کسے حاصل ہے اسلام سچا مذہب ہے یا عیسائیت اس چیلنج کا شائع ہونا تھا کہ مشرقی افریقہ میں شور پڑ گیا اور ہر طرف سے ڈاکٹر بلی گراہم پر زور ڈالا گیا کہ وہ اس چیلنج کو قبول کر کے عیسائیت کی عزت کو بچائیں۔ بیرونی ملکوں تک سے ان کے نام تاریں آئیں کہ وہ ضرور اس چیلنج کو قبول کرلیں لیکن انھوں نے صاف راہ فرار اختیار کی اور کہا "مجھے تقریر کرنی آتی ہے دعا کرنی نہیں آتی" ڈاکٹر بلی گراھم کا انکار کرنا تھا کہ دنیا بھر کے اخباروں میں ایک شور پڑ گیا اور اس چیلنج اور ڈاکٹر بلی گراہم کے انکار کی بے انتہا تشہیر ہوئی اور یہ امر خدا تعالےٰ کے فضل سے اسلام کی سربلندی کا باعث بنا۔ اس واقعہ پر ..... بعض ہمنیوں اور دوسرے مسلمانوں نے مجھ سے کہا شیخ صاحب آپ نے عیسائیت کے بالمقابل اسلام کے جھنڈے کو سربلند کر دکھایا ہے"

ایک زبردست روحانی قوت ہے اگر عیسائیت میں یہ قوت موجود ہوتی تو بلی گراہم ضرور مقابلہ کرتا اس کا فرار اختیار کرنا اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ عیسائیت روحانی قوت سے یکسر عاری ہے۔

اسلام کا درخشندہ مستقبل

تقریر کے آخر میں آپ نے افریقہ میں اسلام کے درخشندہ مستقبل پر روشنی ڈالتے ہوئے مشرقی افریقہ میں تبلیغی مساعی کو اور زیادہ وسیع کرنے اور وہاں کے لوگوں کی ہدایت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی اہمیت پر بہت زور دیا آپ نے فرمایا کہ شمال مشرقی افریقہ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ اے افریقہ! تجھ پر سلام کہ تو نے ہمارے آقا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مظلوم صحابہ رضؓ کو سب سے پہلے پناہ دی اور تیرے ایک بادشاہ نے اسلام کے پیغام کو محبت اور احترام کے ساتھ سنا اور ایمان لایا پس ہمیں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ افریقہ کو جلد از جلد اسلام کے نور سے منور کر دے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں افریقی باشندوں پر یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو چکی ہے اور خود افریقی لیڈر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی اس زمانہ میں اسلام کی روحانی سرحدوں کی محافظ ہے اور عیسائیت کے بالمقابل یہ جماعت ہی اسلام کا کامیاب دفاع کر سکتی ہے وہاں کے حالات صاف اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ مستقبل میں افریقہ کا دائمی مذہب صرف اور صرف اسلام ہی ہوگا۔ ان حالات میں ہمیں چاہیئے کہ وہاں اسلام کے جلد از جلد غالب آنے کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں۔

تقریر ختم کرنے سے قبل آپ نے مشرقی افریقہ میں کام کرنیوالے جملہ مبلغین اسلام اور جماعتوں کی طرف سے احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ پہنچایا اور ان کی کامیابی اور ان کی مساعی میں غیر معمولی برکت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کی

دعائے نعم البدل

مکرم عبد الحفیظ صاحب ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کا نواسہ رشید محمد بعمر ایک ماہ جو گزشتہ کئی روز سے بہت بیمار تھا مورخہ ۲ رجون ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ وفات پاگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے والدین اور دیگر اقربا کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

تصحیح

مورخہ ۳۰ رمئی ۶۲ء کے الفضل میں صفحہ ۸ پر عبد الحمید آصف چنیوٹ کے نکاح کا اعلان ان کے والد صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے جو

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی محمد شفیع صاحب کی بیوی دل کے عارضہ سے بیمار ہے درویشانِ قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد شریف معلم وقفِ جدید۔ ربوہ

درج ہیں ان کے والد صاحب کا نام غلط شائع ہو گیا ہے ان کا نام جمعدار شیخ نادر علی صاحب ہے احباب تصحیح فرمالیں!

"ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے"

(مینجر)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اشاعتِ اسلام

اسلام کے خلاف ایک قابلِ اعتراض کتاب کی فروخت پر احتجاج اور اس کے خوشکن نتائج

اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت۔ ملاقاتیں اور تبلیغی دورے

(از مکرم غلام احمد صاحب نسیم بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

اسلام کے خلاف ایک دل آزار کتاب

حال ہی میں لنڈن سے ایک کتاب "عائشہ" نامی شائع ہوئی ہے جو ایک جرمن مستشرق کی تصنیف ہے اور انگریزی میں مترجم ہو کر لنڈن سے شائع کی گئی ہے۔ اس میں نہ صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی بعض ازواجِ مطہرات اور صحابہ کرام رضؓ کا نہایت ہی برے رنگ میں ذکر کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ کتاب نہایت اشتعال انگیز ہے یہ کتاب فری ٹاؤن کی ایک عیسائی بک شاپ میں مکرم امیر صاحب کی نظر سے گذری۔ اس کے پیش لفظ پڑھنے سے معلوم ہو گیا کہ اس میں کس قسم کا گند بھرا ہوا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے فوری طور پر آنریبل مصطفےٰ نائب وزیر اعظم حکومت سیرالیون آنریبل کانڈے بورے منسٹر مواصلات اور جنرل سیکرٹری مسلم کانگرس اور دیگر مسلمان لیڈروں کو اس کی طرف توجہ دلائی۔ نیز اس کی ایک ایک کاپی مکرم وکیل التبشیر صاحب ربوہ اور مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ مقیم نائیجیریا کی خدمت میں ارسال کی اور ان سے مزید کارروائی کے لئے راہنمائی طلب کی۔

مکرم نسیم صاحب نے فوری طور پر ایک خط سیرالیون کے وزیر اعظم کی خدمت میں ارسال کیا۔ جس میں کتاب کی سیرالیون میں فروخت کو ممنوع قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ اور خط کی نقول مختلف اسلامی ممالک کے صدروں اور وزراء اعظم کی خدمت میں ارسال کی گئیں۔ نیز بذریعہ تار سیرالیون کے مسلمان وزراء آنریبل مصطفےٰ اور آنریبل کانڈے بورے کو اس طرف توجہ دلائی گئی مکرم امیر صاحب نے وزیر اعظم سے رابطہ پیدا کیا اور کتاب کی گندی تحریرات کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی اور کتاب کی سیرالیون میں خرید و فروخت کو ممنوع قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ مکرم امیر صاحب نے آنریبل مصطفےٰ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ یہ معاملہ مسلم کانگرس میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ مسلم کانگرس کے ایک خاص اجلاس میں آنریبل مصطفےٰ نے کتاب "عائشہ" کے بارہ میں سوال پیش کیا۔ اور بتایا کہ احمدی مبلغین اب تک یہ کچھ کر چکے ہیں اب مسلم کانگرس کو بھی چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں کوئی قدم اٹھائے۔ اس پر سرکردہ امام نے کہا کہ میں نے کتاب کا کچھ حصہ پڑھا ہے۔ اس میں بعض تاریخی واقعات نظر آئے ہیں کوئی خاص بات قابلِ احتجاج معلوم نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسی بات تھی جو ایک مسلمان کے منہ سے سننے پر تعجب ہوا اور مکرم امیر صاحب نے چیدہ چیدہ اقتباسات اور گندی تحریرات کو پیش کیا۔ اور ساری کتاب کا مفہوم اور اس کے لکھنے سے مصنف کا جو مقصد ہے اس کا ذکر کیا۔ اس پر مجلس کے ہر شخص نے بالاتفاق کہا کہ اس قسم کی کتاب کے خلاف فوری طور پر احتجاج کرنا چاہیئے۔ اور ایک ریزولیشن پاس کر کے فوراً وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کیا جائے چنانچہ اسی وقت چار افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں مکرم امیر صاحب بھی شامل تھے۔

دوسرے دن چار افراد کی کمیٹی نے مسلم کانگرس کی طرف سے ایک ریزولیوشن تیار کیا اور کانگرس کی منظوری سے کتاب مذکور کی ایک کاپی کے ہمراہ آنریبل مصطفےٰ کو ارسال کیا تا وہ وزیر اعظم کو پہنچا سکے اسی اثناء میں وزیر اعظم کی طرف سے ایک خط مکرم امیر صاحب کو آیا جس میں کتاب کی ایک کاپی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ ایک کاپی ان کو پہنچا دی گئی ان ہی دنوں مکرم امیر صاحب نے خواب میں دیکھا کہ وزیر اعظم سیرالیون سے وہ کہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں "عائشہ" نامی کتاب کے بارہ میں ایک خط لکھا تھا۔ اس کا کیا بنا۔ انہوں نے جواب دیا کہ خط مل گیا ہے۔ میں غور کر رہا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ مسلم کانگرس نے بھی ایک ریزولیوشن بھجوایا تھا۔ وزیر اعظم نے جواب میں کہا کہ تا حال مجھے ان کا ریزولیوشن نہیں ملا۔ جب بھی ملا اس پر بھی غور کیا جائیگا اسی اثناء میں آنکھ کھل گئی۔

خواب کی بناء پر مکرم امیر صاحب دوسرے روز احتیاطاً آنریبل مصطفےٰ کے پاس تشریف لے گئے اور ریزولیوشن کے بارہ میں ان سے دریافت کیا انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ریزولیوشن اور کتاب دونوں ان کے آفس سے گم ہو گئے تھے۔ اسلئے انہوں نے دوبارہ ریزولیوشن ٹائپ کروا کر اور ایک کتاب خرید کر وزیر اعظم کو بھجوائے۔ چند دنوں کے بعد وزیر اعظم کی طرف سے دو خطوط موصول ہوئے جن میں یہ لکھا تھا کہ کتاب "عائشہ" کے بارہ میں مینیجر بک شاپ کو لکھ دیا ہے کہ کتاب کی فروخت فوراً سیرالیون میں بند کر دی جائے اور جتنی کاپیاں ملک میں موجود ہیں ان کو فوری طور پر ملک سے باہر بھجوا دیا جائے۔ مینیجر بک شاپ نے جو جواب وزیر اعظم کے خط کا ارسال کیا تھا۔ اس کی بھی ایک نقل مکرم امیر صاحب کو بھجوائی گئی۔ جس میں اس نے معذرت، اور معافی کا اظہار کیا تھا۔

مسلمان لیڈروں نے احمدیہ مشن کی اس کارروائی پر مبارکباد دی۔ اور خوشی کا اظہار کیا اور اقرار کیا کہ احمدی مجاہدین اسلام کے بارہ میں سچی غیرت اور محبت رکھتے ہیں۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں ایک دوست نے کہا کہ اس کتاب کا بعض مسلمانوں کو علم تھا۔ مگر کسی کو اسکے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی مگر احمدیہ مشن نے آواز اٹھائی اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیابی نصیب ہوئی۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے نہ صرف سیرالیون میں ایک گندی کتاب کی فروخت بند کرنے کے معاملہ میں کامیابی بخشی بلکہ آئندہ کے لئے بھی ایسے لٹریچر کو سیرالیون میں فروخت کرنے اور چھاپنے کا دروازہ بند ہو گیا۔ الحمد للہ

حال ہی میں لنڈن سے اسلام کے خلاف ایک نہایت دل آزار کتاب عائشہ نامی شائع ہوئی ہے یہ کتاب فری ٹاؤن (مغربی افریقہ) میں بھی فروخت ہو رہی تھی۔ احمدیہ مشن سیرالیون نے اس کے خلاف مؤثر احتجاج کیا اور حکومت کو بھی توجہ دلائی۔ چنانچہ ہماری مساعی کے نتیجہ میں حکومت نے ایسی کتاب کی فروخت بند کرا دی یہاں کے مسلمانوں نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور اعتراف کیا کہ احمدی مجاہدین نے اسلام کے ساتھ سچی محبت اور غیرت کا ثبوت دیا ہے۔

آنحضرتؐ کی حیاتِ طیبہ پر فلم تیار کرنے کی تجویز کے خلاف احتجاج

ہمیں اطلاع موصول ہوئی کہ امریکہ اور اٹلی کی بعض فلم کمپنیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر ایک فلم تیار کرنا چاہتی ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے آنریبل مصطفےٰ سے ملاقات کی۔ اخبار افریقن کریسنٹ میں اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ امریکن سفیر سے بھی مکرم امیر صاحب نے اس بارہ میں خاص ملاقات کی۔ اور اس پر یہ واضح کیا کہ اس قسم کی فلم سے مسلمانوں کے جذبات کو ناقابلِ برداشت ٹھیس پہنچے گی۔ لہذا اس کو روکا جائے۔ سفیر موصوف نے بتایا کہ وہ آپ کے جذبات سے حکومت امریکہ کو مطلع کرے گا۔ اور ساتھ ہی اٹلی کی فلم کمپنیوں کے ہیڈ ڈیپارٹمنٹ کا ایڈریس بھی دیا کہ انہیں احتجاج ارسال کیا جائے۔ چنانچہ بذریعہ ہوائی ڈاک ڈیپارٹمنٹ متعلقہ کے سیکرٹری سے احتجاج کیا گیا۔

باقی

درخواستِ دعا

میرا بھانجہ قیصر نعیم جو کہ میری ہمشیرہ حمیدہ بیگم صاحبہ لاہور کا فرزند ہے ایف ایس سی کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے اور میری بڑی بیٹی افتخار اسلم کا میڈیکل سیکنڈ ایر کا ۲۹ مئی سے امتحان شروع ہو رہا ہے۔ دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے تمام احمدی بھائیوں۔ بہنوں اور بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری بہن مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہے اور صحت بھی اچھی نہیں رہتی ہے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ممتاز اختر بیگم میجر محمد اسلم صاحب
راولپنڈی

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

ہمارے محسن آقا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ پانچ روپیہ سے کم ادا کرنیوالوں کے نام شائع نہیں کئے گئے۔

۱۷۱۔ مکرمہ ملکہ محمد انور صاحب زاہد محلہ دارالیمن ربوہ ۔۔ — ۵
۱۷۲۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ ۔۔ — ۸
۱۷۳۔ احباب جماعت احمدیہ آنبہ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم سید لال شاہ صاحب ۔۔ — ۲۶
۱۷۴۔ " " دولت پور نوشہرہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم قریشی عبدالرزاق صاحب ۔۔ — ۲۰
۱۷۵۔ " " " تاندلیانوالہ ضلع لائلپور بذریعہ مکرم عبدالرشید صاحب ۔۔ — ۱۰
۱۷۶۔ مکرم مہر محمد حیات صاحب ڈاور ضلع جھنگ ۔۔ — ۱۰
۱۷۷۔ مکرم عبدالمجید صاحب معلم سمندری ضلع لائل پور ۔۔ — ۵
۱۷۸۔ مکرم چوہدری محمد ارشاد صاحب چک ۳۷ پنڈت والہ ضلع شیخوپورہ ۔۔ — ۱۰
۱۷۹۔ مکرم مصباح الدین صاحب ڈرافسمین کورپوریشن راجگڑھ موچی لاہور ۔۔ — ۱۲
۱۸۰۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ ڈنگہ ضلع گجرات ۔۔ — ۵
۱۸۱۔ احباب جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب ۸ — ۱۵
۱۸۲۔ " " مرکزی سندھ بذریعہ مکرم فضل الدین صاحب ۔۔ — ۷
۱۸۳۔ " " " دہلی گیٹ لاہور بذریعہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ۔۔ — ۱۰
۱۸۴۔ " " " پشاور بذریعہ مکرم میاں نثار احمد صاحب ۔۔ — ۱۷
۱۸۵۔ محترمہ منور بی بی صاحبہ محلہ پٹ رنگاں بھاٹی گیٹ لاہور ۔۔ — ۵۰
۱۸۶۔ مکرم حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب گگو ضلع منٹگمری ۔۔ — ۶
۱۸۷۔ مکرم عبداللطیف صاحب آف راولپنڈی محلہ دارالبرکات ربوہ ۔۔ — ۱۰
۱۸۸۔ مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد " " " ۔۔ — ۵
۱۸۹۔ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن خان صاحب " " " ۔۔ — ۵
۱۹۰۔ محترمہ والدہ صاحبہ شیخ نورالحق صاحب " " " ۔۔ — ۵

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرنیکے لئے ایک مخلص دوست کی قربانی

ہمارے انسپکٹر تحریک جدید مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب امرتسری اپنی تازہ رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مکرم مستری بشیر احمد صاحب ساکن لدھر کرم سنگھ تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ کی بھینس جو کہ انہوں نے مبلغ ۔/۵۰۰ روپیہ کو خریدی تھی۔ اچانک مر گئی تو آنمکرم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینا ضروری سمجھا۔ چنانچہ آنمکرم نے ۔/۲۹ روپے مساجد بیرون کی مد میں ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مستری صاحب موصوف کے اس نقصان کی تلافی فرماتے اور ان کا صدقہ قبول فرماتے ہوئے انہیں آئندہ ہر قسم کے شر اور نقصان سے محفوظ رکھے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ایجنٹوں کی ضرورت

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ PREMAX پریمکس سیلنگ فین
ہر لحاظ سے معیاری — اور — قابل اعتماد ہیں۔
★ مضبوطی اور عمدگی کے لحاظ سے ملکی صنعت میں یہ ایک قابل قدر اضافہ ہے ★
پاکستان کے ہر شہر میں ایجنسیاں حاصل کرنیوالے احباب
• — ہم سے خط و کتابت کریں — •
منصور الیکٹریکل انڈسٹریز فیکٹری ایریا ربوہ

خدام الاحمدیہ کی مارچ سنہ ۶۲ء کی ماہانہ مساعی رپورٹوں کا گوشوارہ

خدام الاحمدیہ کی مارچ سنہ ۱۹۶۲ء کی ماہانہ مساعی رپورٹوں کا گوشوارہ درج ذیل کیا جارہا ہے گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں جہاں ڈویژن لاہور و حیدرآباد کی طرف سے اضافہ کے ساتھ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ وہاں راولپنڈی، سرگودہا، بہاولپور اور خیرپور میں کمی کی طرف رجحان ہے۔ اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کی حالت پہلے جیسی ہے یعنی کسی ایک مجلس کی طرف سے رپورٹ موصول نہیں ہورہی۔ نیز گوشوارہ پر اگر مجموعی لحاظ سے نظر ڈالی جائے۔ تو صاف نظر آئے گا کہ ابھی تک بیشتر مجالس کی طرف سے رپورٹ موصول ہونی شروع نہیں ہوئی۔ ایسی مجالس کے ہر چھوٹے بڑے متعلقہ عہدیدار کو ضرور غور و فکر کرنا چاہیئے اگر ہم نے جلدی جلدی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور نبھانے کی کوشش نہ کی تو ہم ایک بہت بڑے خدمت کے سنہری موقع کو ہاتھ سے کھونے والے ہونگے خدا تعالیٰ اس سے بچائے!

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گوشوارہ بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۶۲ء

نام ڈویژن	اضلاع	تعداد مجالس	تعداد رپورٹ	نام ڈویژن	اضلاع	تعداد مجالس	تعداد رپورٹ
پشاور	پشاور	۵	۱	ملتان	ملتان	۳۰	۳
	مردان	۳	۱		ڈیرہ غازیخان	۹	-
	ہزارہ	۴	-		مظفر گڑھ	۵	-
ڈیرہ اسمٰعیل خان	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱	-		منٹگمری	۱۷	-
	بنوں	۲	-	بہاولپور	بہاولپور	۱۱	۱
	کوہاٹ	۲	-		بہاولنگر	۱۹	-
راولپنڈی	راولپنڈی	۵	۲		رحیم یار خان	۱۴	-
	کیمبل پور	۳	-	خیرپور	خیرپور	۶	۳
	جہلم	۱۰	۳		سکھر	۲	۱
	گجرات	۲۷	۸		جیکب آباد	۱	-
سرگودہا	سرگودہا	۴۳	۵		لاڑکانہ	۳	۱
	میانوالی	۵	۱		نواب شاہ	۱۲	۳
	جھنگ	۱۸	۳	حیدرآباد	حیدرآباد	۱۲	۱
	لائلپور	۶۴	۱۹		دادو	۳	-
لاہور	لاہور	۱۴	۱۱		میرپور خاص	۲۵	۶
	سیالکوٹ	۶۹	۵		سانگھڑ	۱	۱
	گوجرانوالہ	۳۲	۷	کوئٹہ	کوئٹہ	۱	۱
	شیخوپورہ	۳۲	۲	کراچی	کراچی	۳	۱
				آزاد کشمیر	آزاد کشمیر	۷	۲

داخل دفتر ہونے والی وصایا

مجلس کارپرداز نے مندرجہ ذیل موصیوں کی وصایا ان کے موجودہ پتہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے داخل دفتر کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی صاحب کے پتہ کا علم ہو تو ان کو اس امر کی اطلاع کر دیں تاکہ اگر وہ اس کے متعلق کوئی کارروائی کرنا چاہیں تو کر لیں۔ اگر خود ان موصی اصحاب کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو وہ بھی اپنے ارادہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

۱۔ محمد اسمٰعیل صاحب ولد امام الدین صاحب سکنہ حیاتیاں ضلع گوجرانوالہ وصیت ۹۰۳۸ انہوں نے اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء میں وصیت کی تھی۔ جبکہ یہ ۱۵ پنجاب رجمنٹ میں ملازم تھے۔

۲۔ عطاء اللہ خاں صاحب ولد حافظ رحیم بخش صاحب دارالفتوح قادیان۔ وصیت ۹۲۰۹ کچھ عرصہ ریکنڈ ویارڈ و سندھ میں بھی رہے ہیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر — مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد — دکن

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مزوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۱۲ - میں مختاراں بی بی زوجہ محمد شریف صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۹ء ساکن ۴/۲۷ - E زبیری کالونی پنجابی ایریا منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶ ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ میرا مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۲/- روپے ہے۔ ۲۔ میرا زیور صرف ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ۱/۴ ۱ تولہ قیمت ۱۵۶/- روپے ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۵ فروری ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ نشان انگوٹھا مختاراں بی بی۔ گواہ شد نشان انگوٹھا محمد شریف بٹ خاوند موصیہ۔ گواہ شد سخاوت علی شاہ بقلم خود موصی نمبر ۵۶۲۳۶ اسکان ۳۴۸/A گبول کالونی منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا

نمبر ۱۶۵۱۳ ۔ میں عتیقہ تسنیم زوجہ ملک مبشر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن E-۳/۴۷ جہانگیر روڈ ایسٹ کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزن سو تولہ۔
۲۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۳/۴ تولہ۔
۳۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ۔ جملہ وزن ۱/۴ ۴ تولہ قیمت ۵۱۰/- روپے ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ عتیقہ تسنیم بقلم خود۔ گواہ شد مبشر احمد خاوند موصیہ E-۳/۴۷ جہانگیر روڈ ایسٹ کراچی ۵۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۱۴ ۔ میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اعظم قوم گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سمبڑیال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ایک جوڑی کانٹے وزن تقریباً ۱/۲ ۱ تولہ۔ انگوٹھی طلائی وزن ۶ ماشہ کل وزن ۲ تولہ کل قیمت ۲۶۰/- روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم الحروف ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۲۰/۳/۶۲۔ الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اعظم صاحب سمبڑیال نشان انگوٹھا گواہ شد ملک سراج الدین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد خان بہادر ولد چوہدری حسین بخش گھمن ساکن سمبڑیال۔

نمبر ۱۶۵۱۵ ۔ میں شمیم اختر ایم۔ اے بنت خواجہ محمد شریف صاحب قوم خواجہ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور چھاؤنی ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور چھاؤنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۳۵۳/۵۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ شمیم اختر ایم۔ اے ۱۲/۱۱/۶۱۔ گواہ شد خواجہ محمد شریف بقلم خود والد موصیہ مکان ۴/۱۰/۱۳۵۴ عقب ہابر ہوٹل پشاور چھاؤنی۔ گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد سول کوارٹرز پشاور صدر

نمبر ۱۶۵۱۶ ۔ میں خورشید بیگم زوجہ فضل محمد قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن باڈہ ڈاکخانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۱۔ حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ ۲۔ نقدی مبلغ دو ہزار روپیہ جو میں نے اپنے زیورات وغیرہ بیچ کر جمع کئے ہیں۔ الامۃ خورشید بیگم معرفت فضل محمد باڈہ ڈاکخانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ۔ گواہ شد فضل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ۔ گواہ شد محکم الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مسن باڈہ

نمبر ۱۶۵۱۷ ۔ میں جیواں بی بی زوجہ چوہدری اکبر علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ اندازاً ۱۹۳۵ء ساکن ۳/۴-R ڈاکخانہ رنگپور ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۲/- روپے ہے اور زیور مالیتی ۱۰۰/- روپیہ کا ہے جو میں اپنے بچوں کی شادی پر خرچ کر چکی ہوں۔ تاہم میں اپنے حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اور اس کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کردوں گی اگر کسی وقت میری آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اس کا حصہ ساتھ ساتھ دیتی رہوں گی میری وفات پر اگر کوئی مزید جائداد پیدا ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا جیواں بی بی چک ۳/۴-R ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا اکبر علی خاوند موصیہ چک ۳/۴-R ضلع مظفر گڑھ۔

کیورٹیو خوبصورت پیکٹ

سردرد۔ کان درد سینہ کا درد کھانسی زکام۔ بخار۔ نمونیہ۔ گلے کی سوزش گھبراہٹ بے چینی نیز ہر قسم کی شدید امراض میں کیوریٹیو جیسی بے ضرر دوا کا ہر گھرانہ میں ہونا ضروری ہے۔

قیمت فی پیکٹ (۴ پڑیاں) ۲۲/- درجن ۱/- فی اونس ۲/۵۰

ڈاکٹر راحت ہومیو اینڈ کیمیکل ربوہ

کیوریٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

سلسلہ ایس اب جاری ہے

قومی انعامی بونڈ

۳۰ جون سے پہلے خرید لیجئے تاکہ یکم اکتوبر اور اس کے بعد ہونیوالی قرعہ اندازیوں میں شریک ہوسکیں

PRESTIGE

انسان کی عظمت جاہ و منصب سے نہیں ضمیر کی روشنی سے قائم ہوتی ہے

اپنے دل میں علم کی عزت اور علم پڑھانے والوں کی عزت لے کر دنیا میں قدم رکھئے

یہی وہ طریق ہے جس کی مدد سے آپ دنیا سے اپنی اور اپنے وطن کی عزت کرا سکتے ہیں

تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں سندِ فضیلت پانیوالے طلبہ سے پروفیسر حمید احمد خان کا خطاب

ربوہ ۴ جون۔ کل یہاں تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں سندات فضیلت پانے والے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے محترم پروفیسر حمید احمد خاں صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے اس امر پر زور دیا کہ انسان کی عظمت جاہ و منصب سے نہیں ضمیر کی روشنی سے قائم ہوتی ہے اس ضمن میں آپ نے طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے طرز عمل سے اِس پیغام کی صداقت کا ثبوت دیں کہ علم اور اہل علم کی عزت کرنے سے قوم کی اپنی عزت کا معیار قائم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا "قوم کی نئی زندگی کی سب امیدیں اب آپ سے وابستہ ہیں اپنے دل میں علم کی عزت اور علم پڑھانے والوں کی عزت لیکر دنیا میں قدم رکھئے تاکہ دنیا آپ کی اور آپ کے وطن کی عزت کرسکے"۔

جلسۂ اسناد کا آغاز

کل ساڑھے دس بجے قبل دوپہر جلسہ تقسیم اسناد ایک گہرے احساس کے ساتھ شروع ہوا کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج بوجہ علالت امسال جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت نہیں فرماسکے۔ آپ ان دنوں بغرض علاج لاہور میں قیام فرما ہیں چنانچہ امسال آپ کی بجائے کالج کے سینئر پروفیسر محترم میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ ایس سی نے گذشتہ سال بی۔ ایس سی اور بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو سندات عطا فرمائیں۔ بعد ازاں محترم پروفیسر حمید احمد خاں صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے خطبہ اسناد پڑھا آپ نے خطبہ پڑھنے سے قبل طلبہ کالج اور دیگر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں اصل خطبہ پڑھنے سے قبل ایک غیر متوقع اور ناگہانی واقعہ پر دلی افسوس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ میری مراد اپنے محترم دوست صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی غیر متوقع علالت سے ہے جس کے باعث وہ آج اس جلسہ میں تشریف نہیں لاسکے ہیں۔ آپ کی غیر متوقع علالت کی وجہ سے فی الوقت آپ کی موجودگی سے ہم سب کا محروم رہنا ہمارے لئے بہت افسوس کا موجب ہے۔ میں آپکی غیر حاضری کو بہت محسوس کررہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ سب حاضرین کا بھی یہی احساس ہے۔ میں اللہ تعالےٰ کے حضور آپ کی کامل صحت یابی کے لئے دست بدعا ہوں۔

میں نے اپنا خطبہ محترم مرزا ناصر احمد صاحب اور طلبہ کالج کو مخاطب کرکے لکھا تھا اگرچہ وہ اس وقت یہاں تشریف فرما نہیں ہیں تاہم میں سمجھتا ہوں کہ ان کی قلبی معیت ہمیں حاصل ہے اس لئے میں اسی احساس کے ساتھ کہ گویا میں آپ صاحبان کے ساتھ ان سے بھی مخاطب ہوں میں اپنی یہ تقریر من وعن اسی طرح پیش کرتا ہوں جس طرح کہ یہ چھپی ہوئی آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

خطبۂ اسناد

اِن ابتدائی کلمات کے بعد محترم پروفیسر حمید احمد خان صاحب نے اپنا خطبۂ اسناد پڑھا۔ آغاز کار آپ نے علمی تحقیق کے نقطہ نگاہ سے ربوہ کے نہایت سازگار ماحول پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا "میں جب بھی یہاں آیا ہوں یہی خوشی کا احساس لے کر آیا ہوں اس فضا کا امن وسکون بڑے شہروں کی گہما گہمی اور شور وشغب سے اِس کالج کی علیحدگی، تحصیل علم میں آپ کی یکسوئی اور انہماک، سب اپنی اپنی جگہ ایک کیفیت رکھتے ہیں۔ یہ کیفیت تعلیم وتحقیق کے لئے خاص طور پر سازگار ہے اور میری دلی دعا ہے کہ خدا آپ کو افراتفری کے ان مرکزوں سے ہمیشہ دور رکھے جہاں علم کی نہیں تجارت وسیاست کی گرم بازاری ہے"۔

ازاں بعد آپ نے تعلیم الاسلام کالج کی رفتار ترقی کے بدستور قائم رہنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ "یہ کالج دوسری غیر سرکاری درسگاہوں کی طرح ہمارے قومی نظام تعلیم میں ایک خاص مقام رکھتا ہے"۔ نیز اس ضمن میں مزید فرمایا "مجھے اس میں قطعاً شبہ نہیں ہے کہ قومی جماعتوں اور انجمنوں کی قائم کی ہوئی درسگاہیں اپنی خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود ہماری اجتماعی زندگی کی ایک بنیادی ضرورت کو پورا کررہی ہیں اوران کے نہ ہونے سے ہماری زندگی میں ایک خلاء پیدا ہوگا"۔

ازاں بعد آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ تعلیمی اصلاحات کے اس نئے دور میں پنجاب یونیورسٹی اور اس کے ملحقہ کالجوں کا باہمی رشتہ کیا ہونا چاہیئے۔ آپ نے اس مسئلہ کو بنیادی اہمیت کا حامل قرار دیا اور اس ضمن میں بیرون لاہور کے کالجوں کو جو بجائے خود چھوٹی چھوٹی یونیورسٹیوں کے فرائض ادا کررہے ہیں مستحکم بنانے پر بہت زور دیا اور فرمایا کہ ان کالجوں کی ترقی قومی تعلیم کی ترقی اور ان کا زوال قومی تعلیم کا زوال ہے۔ آپ نے یونیورسٹی کے درسی شعبوں اور کالجوں کو بیک وقت ترقی دینے پر زور دیا اور صحت مند بنیادوں پر ان میں باہم مقابلے کی کیفیت کو تعلیمی ترقی کے [illegible] قرار دیا۔ نیز آپ نے آنرز اور ایم۔ اے کے نصاب کو ایک دوسرے سے ملانے کی مخالفت کی اور انہیں الگ اور علیحدہ رکھنے کی اہمیت واضح فرمائی۔

آخر میں آپ نے قومی وقار اور قومی عزت کے معیار کو بلند اور قومی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے علم کی اہمیت اور معلمین کی عزت اور ان کے احترام کو قائم کرنیوالے ماحول کی اہمیت کو بڑی خوبی سے واضح فرمایا اور اس امر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہ کچھ عرصہ سے ہم اپنی سابقہ روایات کو بھلا کر اپنے اساتذہ کی تکریم سے بے نیاز ہوگئے ہیں فرمایا۔ "زندہ قومیں دن رات اپنے مستقبل کی تعمیر میں لگی رہتی ہیں۔ میں آپ کو آپ کا ایک فرض یاد دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جن استادوں نے مدرسہ اور کالج میں چودہ سال تک آپ کی تعلیم وتربیت کا حق ادا کیا ہے۔ ان کی طرف سے آپ پر بھی ایک حق عائد ہوتا ہے ملک بھر میں یہ پیغام پھیلا دیجئے اور خود اپنے طرز عمل سے اس پیغام کی صداقت کا ثبوت دیجئے کہ اہلِ علم کی عزت کرنے سے قوم کی اپنی عزت کا معیار قائم ہوتا ہے"۔ آپ نے خبردار کیا کہ جو قوم اپنے معلمین کا ادب نہیں کرتی علم اس سے منہ پھیر لیتا ہے اور پھر جہالت کا غار اس کے لئے اپنا تاریک منہ کھولتا ہے ہمارے معلمین ہماری آئندہ نسل کی تربیت کے ضامن ہیں ان کے احترام میں کمی کرنا آئندہ نسل کے احترام کو تلف کرنا ہے۔

(آپ کے خطبہ اسناد کا مکمل متن آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا)۔

جلسۂ تقسیم انعامات

جلسہ تقسیم اسناد کے معاً بعد محترم پروفیسر حمید احمد خاں کی زیر صدارت سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد عمل میں آیا۔ پہلے محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ ایس سی نے تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ روداد جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل کی تحریر فرمودہ تھی پڑھ کر سنائی بعد ازاں محترم پروفیسر حمید احمد خاں صاحب نے مختلف مضامین اور کھیلوں وغیرہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم فرمائے جس کے بعد یہ خصوصی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ملک کے متعدد نامور ماہرین تعلیم نے لاہور اور سرگودہا سے تشریف لاکر جلسہ تقسیم اسناد وانعامات میں شرکت فرمائی۔

عصمت انونو پھر وزیر اعظم بنا دیئے گئے

انقرہ ۴ جون۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق صدر گرسل نے مسٹر عصمت انونو کو وزیر اعظم نامزد کردیا ہے۔ اس اعلان سے قبل عصمت انونو اور صدر گرسل میں ملاقات ہوئی تھی۔ اخباری نمائندوں نے عصمت انونو سے پوچھا کہ آیا انہوں نے نامزدگی منظور کرلی ہے ترکیہ کے معمر سیاستدان نے جواب دیا "سرکاری اعلان کا انتظار کیجئے"۔

اس جواب کا مطلب یہ تھا کہ [illegible] وزیر اعظم کا عہدہ سنبھا[illegible] نے یدھ کو [illegible] کیا تھا۔ یہ [illegible] پارٹی سے اختل[illegible] [illegible] پارٹی سیاسی نظر بندوں کی فو[illegible] رہائی کا مطالبہ کررہی تھی۔ لیکن عصمت انونو ان نظر بندوں کو دو مرحلوں میں رہا کرنا چاہتے تھے۔ کل یہ اطلاع ملی تھی کہ صدر گرسل نے عصمت انونو سے کہا ہے کہ وہ نئی کابینہ بنائیں۔

بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن، باٹنسٹ، زراعتی کالج،
ٹنڈو جام۔ ضلع حیدرآباد۔ (سندھ)
۲۰
۵۲۶